علمائے کرام اوران کی ذمہ داریاں

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ وَكَفٰى وَ سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ. وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ

وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ

خوش نصیبی

یہ فقیر کی خوش نصیبی ہے کہ علماء اور صلحاء کے اس نمائندہ اجتماع میں کچھ طالب علمانہ معروضات پیش کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔

احب الصالحین و لست منهم

لعل الله یرزقنی صلاحا

علم کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کے ہاں علم کی اتنی فضیلت ہے کہ حدیث میں علماء کو انبیاءؑ کا وارث کہا گیا ہے۔ یہ نبیوں کی وراثت ہے نصیبوں والوں کو حاصل ہوتی ہے۔ علم ایک روشنی ہے العلم نور حدیث پاک میں ہے علم ایک روشنی ہے۔ اس روشنی کے حاصل

ہونے کے بعد انسان کو اللہ رب العزت کی معرفت نصیب ہوتی ہے۔

کہ بے علم نتواں خدارا شناخت

(بے علم آدمی جاہل آدمی اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچان سکتا)

کہتے ہیں کہ راستے سے واقف ہو تو انسان اپنے لنگڑے گدھے کو بھی منزل پر پہنچا لیا کرتا ہے۔ حضرت حسن بصریؒ کا قول ہے کہ اگر علماء کرام نہ ہوتے تو عوام الناس ڈھور اور ڈنگروں کی زندگی گزارتے۔ یہ ان کا امت پر احسان ہے کہ انہوں نے علم کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھا اور سینہ بہ سینہ اس کو آگے پہنچاتے رہے۔ اس فریضہ سے عہدہ براء ہوئے اور آج وہ علم ہم تک پہنچ چکا ہے۔

علم کی اتنی اہمیت ہے کہ حدیث پاک میں فرمایا **اطلبوا العلم من المهد الى اللحد** تم علم حاصل کرو پنگھوڑے سے لے کر قبر میں جانے تک۔ ساری زندگی انسان اپنے آپ کو طالب علم سمجھتا رہے۔ حضرت سفیان ثوریؒ فرمایا کرتے تھے اگر نیک نیت ہو تو طالب علم سے افضل کوئی بھی نہیں ہوتا۔ ایک حدیث میں آتا ہے **عليكم بمجالسة العلماء** (تمہارے اوپر لازم ہے کہ علمائے کرام کی مجالس میں بیٹھو) **و استماع كلام الحكما** (اور تم داناؤں کی باتوں کو سنو) **فان الله تعالىٰ يحى القلب الميت بنور الحكمة كما يحى الارض المية بماء المطر** (اللہ تعالیٰ حکمت و دانائی سے مردہ دلوں کو اسی طرح زندہ کر دیتے ہیں جس طرح کہ بارش کے برسنے سے مردہ زمین کو زندہ کر دیا جاتا ہے)۔

عمل کی اہمیت

جہاں علم کی اہمیت ہے وہاں عمل کی بھی اہمیت ہے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ علم عمل کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے کھل جائے تو داخل ہو جاتا ہے ورنہ ہمیشہ کے لئے

رخصت ہو جاتا ہے۔ پس جس آدمی کے پاس فقط علم ہو عمل نہ ہو وہ علم اس کے لئے وبال ہوتا ہے **العلم بلا عمل وبال والعمل بلا علم ضلال** (علم بغیر عمل کے وبال ہے اور عمل بغیر علم کے گمراہی ہے) **العلم بلا عمل کشجر بلا ثمر** (علم بغیر عمل کے ایسا ہے جیسا کہ درخت بغیر پھل کے ہوتا ہے) جس طرح چراغ جلے بغیر روشنی نہیں دیتا علم بھی عمل کے بغیر روشنی نہیں دیتا۔ بے عمل عالم کی مثال پارس کی مانند ہے جو اوروں کو تو سونا بناتا ہے اور خود پتھر کا پتھر ہی رہتا ہے۔ علم خشیت الٰہی کا دوسرا نام ہے **اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا**

ایک دفعہ حضرت مفتی محمد شفیعؒ تشریف فرما تھے، طالب علم حاضر خدمت ہوئے حضرت نے طلباء سے پوچھا کہ بتاؤ علم کا کیا مفہوم ہے؟ کسی نے کہا پہچاننا' کسی طالب علم نے کہا جاننا۔ فرمانے لگے نہیں مجھے سمجھاؤ یہ کیا چیز ہے؟ طلباء اپنی باتیں کرتے رہے حضرت خاموش رہے۔ بالآخر ایک طالبعلم نے کہا حضرت! آپ ہی بتا دیجئے کہ علم کا کیا مفہوم ہے۔ حضرتؒ نے ایک عجیب بات فرمائی کہ علم وہ نور ہے جس کے حاصل ہو جانے کے بعد اس پر عمل کئے بغیر چین نہیں آتا۔ اگر عمل کئے بغیر چین آ گیا تو یہ نور نہیں بلکہ وبال ہے۔ اس لئے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے بے عمل صوفیوں کی کتے کے ساتھ مثال دی اور بے عمل علماء کو گدھے کے ساتھ تشبیہ دی ۔ بلعم باعور بڑا صوفی تھا۔ **فَمَثَلُهٗ کَمَثَلِ الْکَلْبِ** جو بنی اسرائیل کے بے عمل علماء تھے تو ان کے متعلق فرمایا...... **مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا** ان کی مثال گدھے کی سی ہے جس کے اوپر بوجھ لادا گیا ہے۔ علم کے بعد عمل کا درجہ ہے انسان علم اس نیت سے حاصل کرے کہ اس پر عمل کرنا ہے۔ عام مشاہدہ ہے کہ علم حاصل کرنے کے دوران جو طالب علم اس نیت

سے رہے کہ پہلے میں سارا علم حاصل کرلوں پھر اکٹھا اس پر عمل کروں گا تو وہ عموماً عمل سے محروم رہ جاتا ہے۔

سلف صالحین کا یہ معمول تھا کہ جس بات کا پتہ چلتا اس پر فوراً عمل کرتے تھے۔ علم آتا تھا ساتھ ہی عمل بھی آجاتا تھا۔اسی لئے علم نافع مانگنے کے لئے دعائیں کی گئی ہیں،اے اللہ ہمیں علم نافع عطا فرما ایسا علم جو نفع دینے والا ہو۔

علم اور معلومات میں فرق

دیکھیں ایک معلومات ہوتی ہیں اور ایک علم ہوتا ہے۔معلومات اور چیز ہیں علم اور چیز ہے۔غیر مذاہب کے لوگ بھی عربی زبان پڑھتے ہیں،غیر مسلموں کو فقیر نے باہر ملکوں میں دیکھا اتنی پیاری عربی بول رہے ہوتے ہیں کہ انسان ان سے عربی میں گفتگو کرتے ہوئے حیران ہوجاتا ہے۔یہودی اور عیسائی قرآن پاک کی تفسیر جانتے ہیں اور ترجمہ پڑھتے ہیں۔جس نے سب سے پہلے قرآن پاک کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔" پکتھل " وہ اس وقت تک غیر مسلم تھا۔ہمیں تصور نہیں کہ باہر کے ملکوں کی یونیورسٹیوں میں قرآن پاک پر یہودی کتنا وقت دیتے ہیں' کتنی محنت کرتے ہیں۔مگر وہ معلومات ہوتی ہیں علم نہیں ہوتا۔کیونکہ یُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّ يَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْرًا اسی (قرآن) سے بعض لوگوں کو گمراہی ملتی ہے اور بعض لوگوں کو ہدایت ملتی ہے۔معلومات ہونا اور چیز ہے اور علم کا ہونا اور چیز ہے۔اس لئے فرمایا اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ آپ نے دیکھا اس کو جس نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنالیا۔ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ اور اس کے دل پر مہر لگادی وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً اور اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ کون ہے اللہ کے سوا کوئی اور ہدایت دینے والا اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ تمہیں اب بھی نصیحت نہیں

ہوتی۔

علم اور عمل کا تضاد

علم پہلا درجہ ہے اور عمل دوسرا درجہ ہے۔ بے عمل عالم کی مثال گدھ کے ساتھ دی گئی کہ یہ اڑتا تو فضاؤں میں ہے مگر مردار کھایا کرتا ہے۔ مسائل تو وہ جانتا ہے جو اوج ثریا تک پہنچانے والے ہیں مگر حرام کا مرتکب ہو رہا ہوتا ہے۔ آج ایسا وقت آ چکا ہے کہ وہ علماء جو حلال مال سے اپنا پیٹ نہیں بھرا کرتے تھے آج ان کی اولادیں حرام مال سے اپنے پیٹوں کو بھر رہی ہیں۔ وہ علماء جو چٹائی کے اوپر بھی ساری رات نہیں سویا کرتے تھے آج ان کی اولادیں نرم بستروں کے اوپر شب باشی کرتی ہیں۔ وہ علماء جن کے چراغ کے تیل کا خرچہ ان کے کھانے پینے کے خرچے سے بھی زیادہ ہوا کرتا تھا آج ان کی اولادیں دنیاداری کے چکروں میں پڑی ہوئی ہیں۔

علم عمل اور اخلاص

جس کو اللہ رب العزت علم عطا فرما دے اور عمل بھی نصیب فرما دے۔ اب اس میں ایک تیسری چیز کی ضرورت ہے جسے اخلاص کہتے ہیں فرمایا **اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ** جان لو کہ اللہ کے لئے خالص دین ہے۔ اخلاص کے ساتھ عمل کیا جائے تو اللہ کے ہاں قبول ہوگا۔ ورنہ بدون اخلاص عمل قبول نہیں کیا جائے گا **مخلصین له الدین** ایسا عمل جو اخلاص سے کر رہے ہوں، خالصتاً اللہ رب العزت کی رضا کے لئے ہو **الناس کلهم هالکون الا العالمون** (انسان سب کے سب ہلاک ہونے والے ہیں سوائے علماء کے) **والعالمون کلهم هالکون الا العاملون** (علماء

سب کے سب ہلاک ہونے والے ہیں سوائے ان کے جوعمل کرنے والے ہیں) **والعاملون کلهم هالكون الا المخلصون** اورعمل کرنے والے بھی سب کے سب ہلاک ہونے والے ہیں سوائے ان کے جومخلص ہیں **والمخلصين على خطر عظيم** اورمخلص بھی بڑے عظیم خطرہ میں ہیں کہ موت سے پہلے پہلے شیطان ان پر بھی ڈاکہ نہ مارلے۔تو یہ تین مرتبے ہیں۔علم عمل اوراس میں اخلاص۔عمل خالصتاً اللہ کی رضا کے لئے ہو۔فقیہ ابواللیث سمرقندی نے ایک عجیب مثال لکھی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے اخلاص گڈریے سے سیکھا۔کسی نے کہا حضرت اخلاص آپ نے گڈریے سے کیسے سیکھا۔فرمایا گڈریا جب بکریوں کے درمیان بیٹھ کرنماز پڑھ رہا ہوتا ہے اس کے دل میں رتی برابر بھی خیال نہیں ہوتا کہ یہ بکریاں میری تعریف کریں گی۔ہم نے یہاں سے اخلاص سیکھا کہ انسان لوگوں کے درمیان بیٹھ کراس طرح عبادت کرے کے دل میں رتی برابر بھی خیال نہ ہوکہ لوگ میری تعریف کریں گے۔جس طرح گڈریا بکریوں سے بیگانہ ہوکرنماز پڑھتا ہے اسی طرح اللہ والے لوگوں کے درمیان بیٹھ کرعبادت کرتے ہیں۔وہ بھی لوگوں سے بیگانے ہوتے ہیں، مخلوق سے کٹ جاتے ہیں، اللہ رب العزت سے واصل ہوجاتے ہیں۔اس کوکہا گیا کہ **ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك** (تو اللہ کی عبادت ایسے کرکہ جیسے تو اسے دیکھتا ہے اوراگر یہ کیفیت نصیب نہیں تو ایسے کر جیسے وہ تمہیں دیکھ رہا ہے) یہ مقام احسان ہے جس کا حدیث جبرائیل علیہ السلام میں تذکرہ آیا ہے اس کی بہت اہمیت ہے۔

ہیرے موتیوں سے قیمتی عالم

جب کوئی آدمی علم بھی حاصل کرلے،عمل بھی اوراخلاص بھی نصیب ہوجائے۔

اب یہ ہیرے اور موتی سے بھی زیادہ قیمتی بن گیا۔اب اس پر عالم کا لفظ صادق آتا ہے جن کے بارے میں فرمایا گیا **علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل** (میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں) **العلماء ورثة الانبیاء** (علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں) یہ ورثاء ہیں کہ جن کو قیامت کے دن انبیاء کی لائن میں بچی ہوئی خالی جگہ پر کرسیاں دے کر بٹھایا جائے گا۔صرف اتنا فرق ہوگا کہ ان کے سروں پر نبوت کے تاج نہیں ہونگے وگرنہ لائن ایک بن جائے گی۔سبحان اللہ' حیران ہوتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے کتنے مرتبے عطا فرمائے ہیں۔ایسا بندہ جس نے ان تینوں رتبوں کو حاصل کرلیا اب اس کا جاگنا تو عبادت ہے ہی سہی اللہ رب العزت نے اس کے سونے کو بھی عبادت بنا دیا۔**نوم العلماء عبادة** (علماء کی نیند بھی عبادت ہوتی ہے)۔

علم ایک طاقت ہے

علم ایک طاقت ہے، علم ایک قوت ہے' علم ایک طاقت ہے۔طاقت کا استعمال ہم نہیں جانتے۔جب انسان اس طاقت کو استعمال کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کو سرخروئی عطا فرما دیتا ہے۔دیکھیے حضرت یوسف علیہ السلام جن کے بارے میں فرمایا **فَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ** (جب وہ اپنی بھرپور جوانی کی عمر کو پہنچ گئے۔ہم نے اس کو حکمت اور علم عطا کیا اور ہم نیکوکاروں کو ایسے ہی جزا دیا کرتے ہیں) علم ملا حکمت ملی پھر آزمائش آ گئی۔ آزمائش بھی کیسی؟ اللہ اکبر۔عزیز مصر کی بیوی نے گناہ کی دعوت دی مگر اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی۔پھر جیل میں کئی سال تک پڑے رہے۔جب آزاد ہوئے تو پھر جن عورتوں نے ان کو گناہوں کی طرف مائل کیا تھا انہیں عزیز مصر نے بلایا اور کہا اِنَّكَ

الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا قَالَ اجْعَلْنِىْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ (یوسف علیہ السلام فرمانے لگے آپ مجھے خزانوں کا نگہبان مقرر کر دیں) اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ (میں محافظ بھی ہوں میرے پاس اس کا علم بھی ہے) سبحان اللہ۔ چنانچہ وہ خزانے ان کے حوالے کر دیئے گئے۔ دیکھیں کیسے اللہ تعالیٰ انہیں تخت پر بٹھا رہے ہیں۔ (لمبی باتیں ہیں آپ پہلے ہی جانتے ہیں بلکہ بہتر جانتے ہیں میں تو چند طالبعلمانہ گزارشات کر رہا ہوں) بالآخر وہ وقت بھی آیا جب بھائی دروازے پر آئے کھڑے ہیں۔ جب وہ بھائی داخل ہوئے تو انہوں نے سمجھا یہ عزیز مصر ہے۔ کہنے لگے يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ (اے عزیز مصر) مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا الضُّرُّ (ہمیں اور ہمارے اہل خانہ کو تنگ دستی نے بے حال کر دیا) وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ (اور ہم ایسی پونجی لائے ہیں جو پوری نہیں ہے، مال پورا نہیں ہے، ہمیں وزن پورا دے دیں) وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا (اور ہمارے اوپر صدقہ خیرات کر دیں) اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ (اللہ تعالیٰ صدقہ دینے والوں کو جزا دیتا ہے) جب یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ میرے بھائیوں کا یہ حال ہو گیا ہے۔ آج میں تخت پر بیٹھا ہوں اور یہ فرش پر کھڑے ہیں۔ یہ جھولی پھیلا کر کہتے ہیں ہمارے اوپر صدقہ خیرات کر دیں۔ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ (اللہ صدقہ دینے والوں کو جزا دیتے ہیں) تو یوسف علیہ السلام نے پوچھا مَا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ (تم نے یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا کیا تھا؟) کہنے لگے ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ (کیا آپ یوسف علیہ السلام ہیں؟) فرمایا اَنَا يُوْسُفُ (میں یوسف ہوں) وَ هٰذَآ اَخِىْ (اور یہ میرا بھائی (بنیامین) ہے) قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا (تحقیق اللہ نے ہم پر احسان کیا) اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ يَصْبِرْ (جو شخص اپنے اندر تقویٰ پیدا کرتا ہے، صبر و ضبط پیدا کرتا ہے) فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

الْمُحْسِنِیْنَ (اللہ نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کیا کرتے) ہر دور میں اور ہر زمانے میں جو برادران یوسف علیہ السلام کی طرح جانتے بوجھتے ہوئے گناہوں میں پڑے گا اللہ تعالیٰ اس کو فرش پر کھڑا کریں گے اور جو یوسف علیہ السلام کی طرح گناہوں سے بچے گا اللہ تعالیٰ اس کو عرش پر بٹھائیں گے۔

مؤمن کے ہتھیار

علم طاقت اور قوت کا نام ہے، جن علماء کو یہ قوت نصیب ہوتی ہے ان کے ہاتھ اٹھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ دنیا کا جغرافیہ بدل کر رکھ دیتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ ملا جیونؒ کا مشہور واقعہ ہے کہ بادشاہ کو مصیبت پڑ گئی۔ حضرت جب مصلے پر بیٹھے کہنے لگا اگر حضرت کے ہاتھ اٹھ گئے آئندہ میری نسل ہی ختم ہو جائے گی۔ یہ مومن کے ہتھیار ہوتے ہیں الوضوء سلاح المؤمن مصلیٰ تسبیح یہ ہتھیار ہیں۔ ان سے وہ کام ہوتا ہے جو دنیا کے میزائلوں سے بھی نہیں ہو سکتا، ان کے ہاتھوں کے اٹھنے سے وہ تبدیلیاں آتی ہیں جو دنیا میں ایٹم بموں کے پھینکنے سے بھی نہیں ہوتیں۔ یہ علماء کرام امت کے امام ہوتے ہیں۔ وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً (اور ہم نے ان میں امام بنائے) یَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْن یہ ان کا فرض منصبی ہوتا ہے خود یقین ہو۔ پھر دین کے لئے وہ کام کر رہے ہوں۔

علم، عمل اور اخلاص کی قوتیں

تین باتیں ہیں علم عمل اور اخلاص۔ جب یہ تینوں چیزیں آ جایا کرتیں ہیں تو پھر یہ ایک قوت بن جایا کرتی ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی اسمبلی کا اجلاس بلایا ہوا تھا۔ فرمایا یَآ اَيُّهَا الْمَلَؤُا اے میرے امراء!، اے مرے ایم این اے حضرات!

جب Prime Minister وقت کا نبی ہو تو پھر ایم این اے ایسے ہوتے ہیں۔ اے میرے اسمبلی کے ممبرو! اَیُّکُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ کون ہے تم میں سے جو اس (بلقیس) کا تخت میرے پاس لے آئے۔ اس سے پہلے کہ وہ میرے پاس فرمانبردار بن کر آ جائے۔ قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ (جنوں میں سے ایک عفریت بولا) اَنَا اٰتِیْکَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِکَ (میں لیکر آتا ہوں اس سے پہلے کہ آپ اپنی جگہ سے کھڑے ہوں) فرمایا یہ دیر ہے۔ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ (کہا اس نے جس کے پاس کتاب کا علم تھا) اَنَا اٰتِیْکَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ (میں اسے آپ کے پاس لیکر آتا ہوں اس سے پہلے کہ آپ اپنی انکھ جھپکیں) فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ۔ سبحان اللہ

جب علم، عمل اور اخلاص یہ تینوں چیزیں یک جا ہو جاتی ہیں تو قوت ایمان روحانی بن جاتی ہیں۔

صحابہؓ کی مثالیں

علم، عمل اور اخلاص یہی چیزیں صحابہؓ کرام کی زندگی میں آپ دیکھیں گے۔ کھڑے مدینہ طیبہ میں ہوتے تھے کہتے تھے یا ساریة الجبل ہوا ان کے پیغام کو ہزاروں میل دور پہنچا دیتی تھی۔ کبھی ایسا ہوتا تھا کہ مدینہ میں بیٹھے ہیں زمین میں زلزلہ آتا ہے تو زمین پر ایڑی مارتے ہیں اور کہتے ہیں اے زمین تو کیوں ہلتی ہے کیا عمرؓ نے تیرے اوپر عدل قائم نہیں کیا، زمین کا زلزلہ ختم ہو جاتا تھا۔ کبھی دریائے نیل میں رقعہ ڈالا جاتا ہے، دریائے نیل آج بھی چل رہا ہے اور عمرؓ بن خطاب کی عظمتوں کی گواہیاں دے رہا ہے۔ کبھی مدینہ کی طرف آگ بڑھتی ہے ایک صحابیؓ

جاتے ہیں اور جیسے کوئی چھانٹے مار کر کسی جانور کو بھگاتا ہے وہ اپنی کپڑے سے مار مار کر آگ کو اس غار میں واپس پہنچا دیتے ہیں۔ ایک صحابیؓ قافلے سے بچھڑ گئے تھے شیر کو دیکھا تو اپنی طرف بلایا اور کہا تجھے آدم کی بو آتی ہے تو راستہ پہچان لے گا، مجھے قافلے تک پہنچا۔ شیر دم ہلاتا ہوا قدموں میں آجاتا ہے صحابیؓ اس کے اوپر سوار ہو کر قافلے تک پہنچ جاتے ہیں۔

کہیں امیر لشکر دریا میں سے باہر نکل کر پوچھتے ہیں کوئی چیز تو نہیں رہ گئی ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ میرا لکڑی کا پیالہ رہ گیا ہے۔ دریا کو حکم دیتے ہیں اسی وقت ایک موج آتی ہے اور لکڑی کا پیالہ ان کے حوالے کر دیتی ہے۔ ایک وقت تھا کہ ان لوگوں کے سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک اللہ کے احکام لاگو ہوتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹایا کرتے تھے۔

حدیث قدسی میں فرمایا۔ میرے کچھ بندے ایسے ہیں بکھرے بالوں والے کہ اگر کسی دروازے پر پہنچیں تو انہیں دھتکار دیا جائے مگر میرے ہاں وہ مقام ہوتا ہے **لو اقسم علی اللہ لابرہ** (اگر وہ اللہ پر قسم اٹھالیں اللہ ان کی قسم کو ضرور پورا کر دے)۔ اللہ رب العزت کے ہاں پھر مرتبہ بن جاتا ہے۔ **من کان للہ کان اللہ لہ** (جو اللہ کا ہو جاتا ہے پھر اللہ اس کے بن جاتے ہیں)۔

اسباب کے بغیر اللہ کی مدد

علم عمل اخلاص ان تین چیزوں کے جمع ہونے کا نام ایک قوت ہے ایک طاقت ہے اور یہ طاقت جب ایمان والوں میں تھی اس وقت ان کا رعب دشمنوں کے دلوں میں ہوتا تھا اللہ تعالیٰ بغیر اسباب کے ان کو کامیاب فرما دیتے تھے فرمایا **وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ** تم ست نہ ہو، تمہارے اندر

حزن بھی نہ ہو۔ تمہیں اعلیٰ اور بالا ہو گے اگر تم ایمان والے ہو گے۔ اللہ تعالیٰ تو مدد کے وعدے فرماتے ہیں۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَاد (ہمارے ذمے ہے مدد اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی اس دنیا کی زندگی میں بھی اور جس دن گواہیاں قائم ہوں گی)۔ اللہ تعالیٰ تو مدد کے وعدے فرمارہے ہیں بلکہ فرمایا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَائِكُمْ (اللہ تمہارے دشمنوں کو جانتا ہے) اور دوسری جگہ فرمایا وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِیْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلاً (اللہ تعالیٰ کبھی بھی کافروں کو راستہ نہیں دیں گے کہ وہ ایمان والوں تک پہنچ سکیں) اللہ تعالیٰ انکے درمیان حائل ہو جائے گا۔ دیکھا، جنگ احزاب میں سارے چڑھ دوڑے تھے کہ مٹھی بھر مسلمانوں کو ختم کر ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ فرمایا وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِغَیْظِهِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا (اللہ تعالیٰ نے ان کو واپس لوٹا دیا ان کے غیظ کے ساتھ (اور) ان کے پلے کچھ بھی نہ آیا) یوں اللہ تعالیٰ بدون اسباب کے ایسے لوگوں کے اوپر غلبہ عطا فرما دیتے ہیں۔

بنو قریظہ کے یہودیوں کے پاس بڑے بڑے قلعے تھے۔ فقیر نے ان کے کچھ آثار دیکھے۔ ایک ایک میٹر چوڑی چٹانوں کی دیوار بنائی ہوئی تھی۔ قد آدم سے بہت اونچی۔ وہ سمجھتے تھے کہ مسلمان ان قلعوں کو فتح نہیں کر سکتے۔ اور کہتے تھے کہ اللہ کے راستے میں یہ قلعے رکاوٹ بن جائیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی فتح بھی آسان کر دی۔ ہوا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان یہودیوں کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب پیدا کر دیا۔ آپس میں بیٹھ کر مشورہ کرنے لگے، مسلمان جہاں جاتے ہیں چڑھ دوڑتے ہیں کہیں ہمارے اوپر ہی نہ چڑھ دوڑیں۔ بہتر ہے کہ خود ہی شہر خالی کر کے کہیں اور چلے جائیں، اپنا سامان باندھ کر بھاگنے لگے۔ ایمان والوں کو پتہ چلا تو انہوں نے

ان کو بھاگنے میں مدد کی۔سبحان اللہ۔

اللہ تعالیٰ عجیب انداز سے فرماتے ہیں۔ھو الذی کے الفاظ کے ساتھ اپنا تعارف کرواتے ہیں۔

هُوَ الَّذِیْ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَ ظَنُّوْا اَنَّهُمْ مَا نِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَاَتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا وَ قَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ

(تمہیں گمان بھی نہیں تھا کہ تم ان کو نکال سکو گے اور ان کا اپنا بھی یہ گمان تھا کہ ان کے قلعے اللہ کے راستے میں رکاوٹ بن جائیں گے۔اللہ ایسی طرف سے آیا جس کا ان کو گمان بھی نہیں تھا اور ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب پیدا کر دیا اپنے ہاتھوں سے اپنے گھروں کو خراب کرنے لگے۔پھر مسلمانوں نے انہیں بھاگنے میں مدد دی،اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو)۔

جب اللہ تعالیٰ مدد کرنے پر آتے ہیں تو بدون اسباب کے غلبہ عطا فرما دیتے ہیں۔وَعَدَاللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اللہ کے یہ وعدے ہیں وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلاً (کون ہے اللہ سے زیادہ جو اپنی باتوں سے سچا ہو) اللہ کے وعدے ہیں ایمان والوں سے نیک اعمال کرنے والوں سے۔اللہ کے وعدے ہیں کہ میں تمہیں اپنی زمین کا وارث بناؤں گا۔سبحان اللہ،سبحان اللہ

وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْناً یَعْبُدُوْنَنِی لَا یُشْرِکُوْنَ بِی شَیْئًا وَ مَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ وَ اُولٰئِکَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ

اللہ کی مدد کے اصول وضوابط

اصول وضوابط بتادیئے کہ کس طرح انسان کو غلبہ عطا کیا جاتا ہے صحابہؓ کی بھی شروع میں یہی حالت تھی کہ ٹمٹماتے ہوئے چراغ تھے۔ کافر کہتے تھے ہم جب چاہیں گے پھونک مار کر بجھا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ . وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ ایک یہ وقت تھا پھر ایک وہ وقت بھی آیا جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیتیں اتر رہی تھیں۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ اسی دن یہ آیات بھی اتریں۔ اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ آج کے دن یہ کفار تمہارے دین سے ناامید ہو چکے۔ ان کے دلوں میں یہ بات بیٹھ چکی ہے کہ مسلمان لوہے کے چنے ہیں انہیں چبانا آسان کام نہیں ہے۔ سبحان اللہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِیْنَ کتنی بار ایسا ہوا کہ تھوڑی جماعت بڑی جماعت پر غالب آ گئی۔ اللہ تو صبر ضبط والوں کے ساتھ ہے اگر ہم اپنے اندر علم اور اخلاص پیدا کر لیں گے تو اللہ رب العزت کی مدد ہو گی۔ جب اللہ کی مدد آتی ہے تو کشتی ہمیشہ کنارے لگ جایا کرتی ہے۔ کبھی گرداب میں نہیں پھنسی رہتی۔ اللہ جب چاہتا ہے چڑیوں سے باز مروا دیا کرتا ہے۔ یہ اس کی مدد ہوا کرتی ہے۔

دین کا غم

آج علماء کرام کے اوپر ذمہ داریاں ہیں۔امت پریشان حال ہے، ملک اور بیرون ملک کی بہت ساری باتوں کا پیش نظر رہنا انتہائی ضروری ہے کیوں؟ علماء کرام دین کا غم نہیں کریں گے تو دین کا غم کون کرے گا۔ یہ تو ان کو وراثت میں ملا جو وارث ہوا اسی کو غم کرنا پڑتا ہے۔ ملک میں بھی دین کے خلاف کتنے فتنے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں یہ فقیر اس وقت دنیا کے کئی ملکوں کا سفر کر چکا ہے۔ اور اس دفعہ امریکہ کی 22 ریاستوں کا سفر کر کے آیا ہے۔ الحمدللہ وہاں کے مسلمانوں کی حالت کو دیکھا۔ کچھ باتیں ایسی ہیں جو آپ کے علم میں لانی ضروری ہیں۔

اسلام کے دشمن

پہلی بات یہ ہے کہ یہودی اور عیسائی دین اسلام کے پکے دشمن ہیں، یہ سانپ ہیں جب موقعہ ملتا ہے ڈستے ہیں، یہ بچھو ہیں جب موقع ملتا ہے کاٹتے ہیں۔قرآن نے پہلے فرمادیا تھا۔ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ یہود و نصاریٰ آپ سے راضی نہیں ہو سکتے حتی کہ آپ ان کی اتباع کریں۔ اتباع کے بغیر وہ راضی نہیں ہو سکتے۔ وہ ان علماء سے راضی ہوں گے جو علماء ان کے مقصد کے تحت کام کریں گے اور جو علماء اللہ کے دین کے لئے کام کرنے والے ہوں گے وہ ان علماء کو اپنا دشمن سمجھیں گے۔

علماء کی کردار کشی

آج دیکھو دین کے لئے کام کرنے والوں کو دہشت گرد مشہور کر دیا گیا ہے۔ اس کو بنیاد پرست (Funfamantlist) مشہور کر دیا ہے ۔ یہ علماء کرام کی

کردار کشی کرنے کی سازش ہے کہ پوری دنیا میں ان کے کردار کو مسخ کر کے رکھ دیا جائے۔

اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ

یہودیوں اور عیسائیوں نے اس قدر حالت خراب کر رکھی ہے کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں۔عوام الناس کو صحیح صورتحال معلوم ہی نہیں ہونے دیتے۔ جب بھی موقع ملتا ہے اسلام کی مخالفت کرتے ہیں اسلامی تنظیموں میں اپنے بندے ڈال کر پیسہ دیکر ایسی ایسی سیٹوں پر بندے بٹھا دیتے ہیں کہ مسلمانوں کی آرگنائزیشن ان کے لئے کام کر رہی ہوتی ہے۔

یہودیوں کی سازشیں

یہودیوں کو اپنے بارے میں بڑا مان نے اور کہتے ہیں نَحْنُ اَبْنَاءُ اللّٰہِ وَاَحِبَّاءُ ہُ ہم تو اللہ کے بیٹے اور اس کے بڑے چنے ہوئے ہیں۔اللہ کے بڑے محبوب بندے ہیں۔ اپنے بارے میں انہیں یہ گمان ہے کہ ہم Marshal Race ہیں۔ باقی ساری دنیا رعایا ہیں ہم حاکم ہیں۔ بنی اسرائیل پر جو اللہ نے انعامات کئے تھے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ انعامات قیامت تک ہمارے ہی لئے ہیں۔

چنانچہ ان کے دل میں ایک مان بیٹھ گیا ہے۔ مال و دولت پر ان کی حکمرانی ہے جس ملک میں چاہتے ہیں وہاں پیسے کے ذریعے سے انقلاب لے آتے ہیں، جب چاہتے ہیں، وہاں حکومت چھین لیتے ہیں، جس ملک میں چاہتے ہیں اس میں فتنہ برپا کر دیتے ہیں، اچھے بھلے جہاد کو فساد میں تبدیل کر کے رکھ دیتے ہیں، یہودی اسلام کا اتنا عیار دشمن ہے کہ آپ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔

برکت کی جگہ

دیکھیں کہاں جا کر بسے ہیں یہ بیت المقدس سے لے کر ملک شام کی زمین تک پھیل گئے ہیں۔ جہاں قرآن پاک نے بار بار کہا کہ ہم نے اس میں برکت رکھی ہوئی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ہم میں سے بعض کو پتہ ہی نہ ہو۔ وہ قرآن پاک پڑھتے ہیں، انہوں نے اس میں غور کیا ہے، انکو پتہ ہے کہ چند جگہیں ہیں جہاں مسلمانوں کی کتاب بتاتی ہے کہ ہم نے ان جگہوں کے اندر برکت رکھ دی ہے۔ آج اس علاقے کے اوپر اپنا Hold کیا ہوا ہے۔ قرآن پاک میں پانچ جگہوں پر بتایا گیا ہے کہ ہم نے اس جگہ میں برکت رکھی ہوئی ہے۔ دیکھیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ دیکھا اس کے اردگرد برکت کا قرآن کتنی وضاحت کے ساتھ اعلان کر رہا ہے۔ پھر فرمایا وَلِسُلَیۡمٰنَ الرِّیۡحَ عَاصِفَۃً تَجۡرِیۡ بِاَمۡرِہٖۤ اِلَی الۡاَرۡضِ بٰرَکۡنَا فِیۡہَا وَ کُنَّا بِکُلِّ شَیۡءٍ عٰلِمِیۡنَ برکت کے ثبوت میں تیسری آیت وَ نَجَّیۡنٰہُ وَلُوۡطًا اِلَی الۡاَرۡضِ الَّتِیۡ بٰرَکۡنَا فِیۡہَا لِلۡعٰلَمِیۡنَ چوتھی آیت وَ جَعَلۡنَا بَیۡنَہُمۡ وَ بَیۡنَ الۡقُرَی الَّتِیۡ بٰرَکۡنَا فِیۡہَا قُرًی ظَاہِرَۃً وَّ قَدَّرۡنَا فِیۡہَا السَّیۡرَ پانچویں آیت وَ اَوۡرَثۡنَا الۡقَوۡمَ الَّذِیۡنَ کَانُوۡا یُسۡتَضۡعَفُوۡنَ مَشَارِقَ الۡاَرۡضِ وَ مَغَارِبَہَا الَّتِیۡ بٰرَکۡنَا فِیۡہَا پانچ مقامات پر قرآن اس برکت کے موجود ہونے کے متعلق کہتا ہے۔ اس لئے آج اسرائیل اس جگہ پر جم کر بیٹھا ہوا ہے۔

فرانس میں یہودیوں کے روزے رکھنے کا واقعہ

یہ فقیر فرانس گیا تو ایک دوست کہنے لگے کہ رمضان المبارک آیا۔ مجھے روزے

رکھنے تھے تراویح پڑھنی تھی۔ میں نے اپنے پروفیسر سے کہا کہ مجھے چھٹی دے دو اس نے کہا کیوں؟ میں نے کہا کہ مجھے فلاں جگہ جانا ہے اور وہاں سے میں روز نہیں آ سکتا۔ اس نے کہا کہ میں تمہیں یہیں جگہ بتا دیتا ہوں۔ میں نے کہا کہ بہت اچھا۔ وہ مجھے یونیورسٹی میں ایک جگہ لے گئے جہاں پر گورے چٹے نوجوان لڑکے کالی داڑھیاں، عمامے باندھے ہوئے، جبے پہنے ہوئے، مسواک سے وضو کر رہے ہیں، نمازیں پڑھ رہے ہیں اور اذانیں دے رہے ہیں پورا مہینہ...... پھر اعتکاف بھی بیٹھتے۔ پھر صبح شام جیسے روزے کی سحری افطاری ہوتی ہے اس کے مطابق کر رہے ہیں۔ کہنے لگے کہ میں عید پڑھ کر واپس آیا میں نے ٹیچر سے کہا کہ آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے ایسے نیک لوگوں سے ملا دیا۔ میرا رمضان شریف تو بڑا اچھا گزرا۔ وہ مسکرا کے کہنے لگے کہ آپ کو پتہ ہے یہ سب یہودی تھے؟ میں نے کہا مجھے تو پتہ نہیں ہے۔ کہنے لگا کہ انہوں نے ایک پراجیکٹ (Prjoect) شروع کیا ہے کہ اسلام میں مسلمانوں کو جیسے روزے رکھنے کے لئے کہا گیا ہے۔ تم ہو بہو ایک مہینہ اس طرح رہ کر دیکھو کہ اس میں کیا اچھائیاں ہیں، کیا برائیاں ہیں۔ اچھائیاں ہوں گی ہم بن کہے قبول کرلیں گے۔ جو خامیاں ہوں گی اس کے خلاف پروپیگنڈہ کریں گے۔

اب بتایئے آج دنیا میں یہ کام ہو رہا ہے۔ ہمارے نوجوان بیرون ملک جن یونیورسٹیوں سے اسلامیات کی پی ایچ ڈی کی ڈگریاں لیتے ہیں وہاں پر اسلامیات کے ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ یہودی ہوتے ہیں۔ اب بتایئے دنیا میں اس وقت اسلام کے خلاف کیا کچھ ہو رہا ہے۔ اللہ اکبر۔ اس وقت ہمارے سب سے بڑے دشمن دنیا کے اندر یہودی ہیں جو بالواسطہ اسلام کو ہر وقت نقصان پہنچانے کے لئے کوششیں کر رہے ہیں۔

رشیا میں یہودی کی سازش کا واقعہ

فقیر ایک دفعہ روس میں سفر کر رہا تھا۔مولانا عبداللہ اور دوسرے حضرات رفقاء سفر تھے۔ٹرین میں سفر کر رہے تھے کہ ایک آدمی آیا۔فقیر سے بھی ملا اوروں سے بھی ملا۔داڑھی رکھی ہوئی پھر ساتھیوں سے باتیں کرنے لگا۔جب وہ چلا گیا تو فقیر نے ساتھیوں سے پوچھا۔کیا باتیں کر رہا تھا۔کہنے لگے کہ آپ کے متعلق پوچھ رہا تھا کہ کون ہے؟ ہم نے کہا کہ عالم ہیں، پیر ہیں۔کہاں سے آئے ہیں؟ بتایا گیا کہ پاکستان سے تشریف لائے ہیں کہنے لگا آپ بھی رشین ہیں، میں بھی رشین ہوں۔آپ لوگ اس کو دھوکہ دو۔اس کو کہیں باہر باہر پھراتے رہو۔اس کا سارا پیسہ خرچ کروادو۔پھر یہ خود بخود یہاں سے چلا جائے گا۔ہمیں ان لوگوں سے کیا فائدہ ہے؟ اس کو یہیں سے ٹرخادو تا کہ یہاں کوئی دین اسلام کا کام نہ کر سکے۔اس قسم کے ذاتی تجربات اور مشاہدات فقیر کو کئی مرتبہ ہوئے ہیں۔اب بات سمجھ میں آئی ہے کہ ان کے دلوں کیا غیض وغضب کی صورت ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے۔قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ (تم مرجاؤ اپنے غصے میں)۔كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا اور قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ زبان سے باتیں کرتے ہیں اوران کے دلوں میں اتنا کچھ اسلام کے خلاف چھپا ہوا ہوتا ہے۔

امریکہ میں ٹائی علماء کے کرتوت

امریکہ میں اصل مصیبت وہاں کے ٹائی علماء نے ڈالی ہوئی ہے۔یہودیوں اور عیسائیوں کے بعد اگر کوئی اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں تو وہاں کے بسنے والے ٹائی

علماء ہیں۔ انہیں علماء تو کہنا ہی نہیں چاہئے یہ وہاں کے انگریزی خواں ہیں جنہوں نے مقالہ لکھ لیا۔ اس کے بعد وہ سمجھتے ہیں کہ ہم دین کے چودھری بن گئے ہم فقیہہ وقت بن گئے، ہم مجدد بن گئے اور پھر فتوے دینے شروع کر دیتے ہیں۔ ان کا کام ہوتا ہے ہر مسئلے میں اجتہاد کرنا، ہر مسئلے میں اپنی من مرضی کرنا۔ سوٹ بوٹ پہن کر آتے ہیں، ٹائی لگائی ہوتی ہے، ننگے سر نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں، ننگے سر بازاروں میں جا رہے ہوتے ہیں، ننگے سر کھڑے ہوئے کھا رہے ہیں، عورتوں کے ساتھ آنا جانا، میل ملاپ ہو رہا ہے، یہ وہاں کے امام اور خطیب بنے ہوئے ہیں۔ انگریزی میں بہت اچھا لیکچر دیتے ہیں۔ ہم نے ان کا نام ٹائی علماء رکھ دیا۔ کیونکہ بے حرمتی والا نام تو نہیں رکھ سکتے۔ آخر میں علم سے ان کی نسبت ہے علماء سمجھے جاتے ہیں اور قرآن و حدیث کا ترجمہ بھی جانتے ہیں۔ ہم نے سوچا انہیں کیا کہا کریں تو پھر ہم نے ان کا نام ٹائی علماء رکھ دیا۔ ان ٹائی علماء نے دین کی شکل کو وہاں مسخ کر کے رکھ دیا ہے۔

ٹائی علماء کے مسئلے

ٹائی علماء عجیب عجیب مسئلے بیان کرتے ہیں۔ مثلاً قیامت کے دن مسلمانوں سے اسلام کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عیسائیوں اور یہودیوں سے ان کے دین کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ فقیر نے ایک ٹائی عالم سے پوچھا، آپ کیسے کہتے ہیں کہ ان سے ان کے دین کے بارے میں پوچھا جائے گا؟ آگے سے آیت پڑھتا ہے۔

إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصَارٰى وَالصَّابِئِيْنَ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

یہ دلیل کے طور پر پیش کر رہا ہے کہ خواہ عیسائی ہو، یہودی ہو، صائبین میں سے

ہو، ان کے اوپر کوئی خوف نہیں ہوگا، کوئی حزن نہیں ہوگا۔ گویا یہودیوں اور عیسائیوں کو اسلام لانے کی ضرورت نہیں بس وہ اپنے دین پر پکے رہیں۔ میں نے کہا اچھا کیا قرآن پاک یہ نہیں کہتا۔ وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ بس آپ نے ایک ہی پارہ پڑھا ہوا ہے اور باقی قرآن نہیں پڑھا۔ افغیر دین اللہ یبغون جب خود اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا اس پر آج ہمارے لئے عمل کرنا ضروری ہے۔

ثائی علماء کے فتوے

ایک اور فتویٰ ثائی علماء نے دیا۔ کہتے ہیں کہ جتنے عیسائی ہیں سب اہل کتاب ہیں حالانکہ آج عیسائیوں میں سے اندازاً ہر دوسرا بندہ دہریت کا قائل ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کا ذبیحہ حلال ہے۔ کسی نے ان کے سامنے آیت پڑھی کہ وہ تو اللہ کا نام نہیں پڑھتے جب ذبح کر رہے ہوتے ہیں۔ کہنے لگے اچھا اگر ایسا ہے تو وہ چیز جب ہاتھ میں آئے تو اسے کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھ کے کھا لے وہ بالکل حلال ہو جائے گی۔ دوسرا فتویٰ یہ دیا ہوا ہے کہ عورتوں کے لئے چہرہ ڈھکنا قرآن پاک میں کہیں نہیں ہے۔ تیسرا فتویٰ یہ دیا کہ امریکہ کا ماحول ایسا ہے کہ عورتوں سے ہاتھ ملانے پڑتے ہیں، ہم ہاتھ نہ ملائیں تو ان کا دل آزردہ ہوتا ہے اور دل کا آزردہ کرنا زیادہ بڑا گناہ ہے۔ اس لئے عموم بلویٰ کے طور پر ہاتھ ملانا جائز ہے۔ فتویٰ دیکھو۔

اگر کبھی بدھ کو عید کا دن پڑ رہا ہو تو کہتے ہیں کہ عید کا مقصود تو ہوتا ہے مسلمانوں کا آپس میں ملنا، خوشی کا اظہار کرنا، ہم بدھ کے دن تو فارغ نہیں ہیں لہٰذا اس کے بعد جو اتوار کا دن آرہا ہے تو ہم عید بھی پڑھیں گے اور آپس میں ملیں گے۔ یہ وہاں کے

ثائی علماء ہیں۔اس لئے کہ جہاں حق نہیں ہوگا روشنی نہیں ہوگی اندھیرا خود بخود وہاں ہوگا۔اسلام کو یہودیوں، عیسائیوں کے بعد سب سے زیادہ نقصان ان ثائی علماء نے پہنچایا ہے۔ دین کی شکل کو مسخ کر کے رکھ دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ **الدین یسر** (دین سہل ہے) اس لئے تم چاروں آئمہ میں سے کسی کا بھی قول لے لو جو تمہیں آسان نظر آتا ہو وہ بالکل ٹھیک ہوگا۔ جہاں چاروں آئمہ کے ہاں مسئلہ ذرا سخت ملتا ہے تو پھر اپنی طرف سے آسان بنا لیتے ہیں۔ حالانکہ ساری دنیا کی خرابیاں ایسے بندے کے اندر آجاتی ہیں جو دین میں یوں آسانیاں ڈھونڈتا پھرتا ہو۔اس لئے علماء کرام نے کہا **من اخذ بنوادر العلماء خرج من الاسلام** جو علماء کے نوادرات کے اوپر عمل کرے گا یعنی ایسے اقوال پر عمل کرے گا جو کہ نوادرات میں سے ہیں۔ پھر تو اس کے اندر ساری کی ساری خرابیاں آجائیں گی۔آپ علماء ہیں اس لئے آپ کے سامنے چند نوادرات نمونے کے طور پر پیش کر رہا ہوں، فتویٰ ان چیزوں پر نہیں ہے۔

آپ دیکھیے امام شافعیؒ کے نزدیک شطرنج کا کھیلنا جائز ہے۔عبداللہ بن جعفر کے نزدیک موسیقی کا جواز بنتا ہے۔امام قاسمؒ بن محمد کے نزدیک بے سایہ تصویر، تصویر کے حکم میں نہیں ہوتی اور امام سحنونؒ جو کہ امام مالک کے پیرو ہیں ان کے نزدیک اپنی بیوی سے وطی فی الدبر جائز ہے اور امام اعمشؒ اس بات کے قائل تھے کہ روزے کی ابتداء طلوع شمس سے ہوتی ہے۔ابن حزم ظاہری کہتے تھے کہ منگیتر کو بغیر کپڑوں کے بھی دیکھنا جائز ہے، بلکہ فرماتے تھے کہ جس عورت کو کسی سے پردہ کرنا مشکل ہو عمر کے جس حصے میں ہو بس مرد کو دودھ پلا دے بلکہ مرد کے منہ میں دودھ ڈال دے تو یہ عورت محرم بن جائے گی۔

عطاؒ ابن ابی رباح فرماتے ہیں کہ جو دن عید کا ہوگا اس دن جمعہ اور ظہر کی نماز

ساقط ہو جائے گی۔ اب بتائیں کہ یہ نوادرات جب اکٹھا کریں گے تو یہ کیا چیز بن جائے گا۔ آج ایسی باتوں پر وہاں کے ثانی علماء عمل کر رہے ہیں اور کروار ہے ہیں۔

دین کا غم

میرے دوستو! نبی اکرم ﷺ نے جو دعائیں کی تھیں **نضر الله امرء سمع مقالتی فوعاها ثم دعا ها کما سمعها** آج علماء کرام کے سر پر ایک بوجھ ہے۔ اس بوجھ سے سبکدوش ہونے کے لئے ان کو اپنی زندگیوں کو کھپانا ہوگا۔ ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر الجھنے کی بجائے یہ دیکھیں کہ دشمنان اسلام آج اسلام کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔ اس وقت مغربی ممالک میں بعض ایسی بھی آبادیاں ہیں کہ جہاں پر مسلمان کرائے پر مکان لینے جائے تو اسے کرائے پر مکان نہیں ملتا یہ حالت ہوگئی ہے۔

ایک وقت ایسا تھا کہ حضرت عبداللہؒ ابن مبارک کے پڑوس میں یہودی رہتا تھا۔ یہودی نے مکان بیچنا چاہا۔ ایک آدمی نے پوچھا کتنے میں بیچو گے؟ کہنے لگا کہ میں دو ہزار دینار میں بیچوں گا۔ اس خریدار نے کہا کہ اس علاقے میں اس قسم کے مکان کی قیمت زیادہ سے زیادہ ایک ہزار دینار ہے۔ یہودی کہنے لگا کہ ہاں ٹھیک ہے ایک ہزار دینار تو میرے مکان کی قیمت ہے اور ایک ہزار دینار عبداللہ ابن مبارکؒ کے پڑوس کی قیمت ہے۔ ایک وقت تھا کہ مسلمانوں کے پڑوس میں جو مکان ہوتے تھے ان مکانوں کی قیمتیں بڑھ جایا کرتی تھیں اور آج یہ وقت آ چکا ہے کہ یورپ کے بعض علاقوں میں مسلمان مکان لینے جاتے ہیں انہیں کوئی مکان بھی کرائے پر دینے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔

محترم سامعین! اس دین کا غم کون کھائے گا آپ علماء ہی ہیں پھر بھی آپ ہی لوگوں نے کھڑے ہونا یاد رکھیے۔ جب انگریز نے دین کی جڑیں اکھاڑنے کی کوشش

کی تھی اور پوری قوم کو دنیا داری کی طرف لگا دیا تھا، آپ ہی تو تھے جو چٹائیوں پر بیٹھے رہے۔ آپ ہی تو تھے جو مصلوں سے چمٹے رہے۔ آپ ہی تو تھے کہ ٹوٹے ہوئے حجروں کے اندر بیٹھے رہے۔ آپ نے اپنے لئے غربت کو پسند کیا، اپنی اولاد کے لئے غربت کو پسند کیا لیکن آپ نے دین کو سینے سے لگائے رکھا، آپ مبارکباد کے مستحق ہیں، میں سلام کہتا ہوں آپ کی عظمت کو، میں سلام کرتا ہوں آپ کے تقویٰ کو، میں سلام کرتا ہوں آپ کی استقامت کو کہ آپ نے دنیا کو قبول کرنے کی بجائے دین کو اپنے سینے سے لگایا اور قوم کے سامنے دین کو پہنچایا وَ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَاءُ یہ علماء اور صلحاء کا فرض منصبی ہوتا ہے کہ انہوں نے اللہ کے دین کی اور کتاب کی حفاظت کرنا ہوتی ہے۔ الحمدللہ چودہ صدیوں سے کچھ زیادہ گزر چکا دین آج تک سلامت ہے۔ آج دین کو نا معقول لوگوں کے ہاتھوں نہ جانے دیجئے۔ آج اس دین کو بے عمل لوگوں کے ہاتھوں میں نہ جانے دیجئے۔

دین کے لئے قربانیاں دینا

محترم علمائے کرام! یہاں طلباء کو تیار کیجئے۔ یہ طلباء دنیا میں پھیل جائیں۔ دین کے نمائندہ اور دین کے قاصد بن کر کام کریں۔ یاد رکھئے کہ کل قیامت میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے قبولیت نصیب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی خاطر جینے اور دین کی خاطر مرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے

و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين